© rasailojaraid.com

ہندوستان میں عربی سیرت نگاری
ایک جائزہ

ڈاکٹر محمد صلاح الدین عمری

سیرت نبویؐ وہ جامع موضوع ہے جس پر مؤلفین و مصنفین نے ہر زمانے اور ہر زبان میں ایک مقدس دینی فریضہ سمجھ کر اپنی کوششیں قلم بند کی ہیں۔ اس موضوع کی عظمت و وسعت کے حامل متعدد پہلوؤں میں ہر پہلو قرآن و سنت کی تفسیر و تشریح اور احکام اسلام کی توضیح ہے۔ قرآن کی دعوت نے جہاں جہاں دستک دی شخصیتِ نبیؐ کے حوالہ سے دی۔ قرآن جس عظیم ہستی پر نازل ہوا اور جس جلیل القدر ہستی کے ذریعہ سے قرآنی دعوت کے خط و خال اجاگر ہوئے اس محترم ہستی کی جلوت و خلوت کی تفصیلات، اس عظیم ہستی سے متعلق ہر واقعہ، ہر خبر اور ہر عمل کی رو پ ریکھا، اس کی عادات و اطوار، اس کی عبادات و معاملات، اس کی شخصی و اجتماعی خصوصیات، الغرض اس کے لیل و نہار کی پوری تصویر سیرت نبویؐ کی تدوین و تالیف سے ہی واضح ہوئی۔ یہی سبب ہے کہ علوم قرآنیہ کے ارتقاء اور حدیث کی جمع و تدوین کے ساتھ ساتھ اس علم کے ارتقاء کی راہیں بھی ہموار ہوئیں۔

گو کہ دنیا کے ہر حصّہ اور ہر علمی زبان میں سیرت نبویؐ کے موضوع پر بیش بہا تخلیقات وجود میں آئیں لیکن چونکہ علوم اسلامیہ کا ذخیرہ اصلاً قرآن کی زبان (عربی) میں ارتقاء پذیر ہوا لہٰذا اس زبان میں اوّلین دور میں جو کام ہوا اس کی حیثیت مصدر اصلی کی ہے، ان اوّلین نقوش کی اساس پر اسی زبان میں جو دیگر نقوش ابھرے وہ اپنی علمیت و جامعیت کے اعتبار سے۔ دوسری زبانوں میں چند مستثنیات کو چھوڑ کر۔ عمومی طور پر ترجیحی درجہ میں رکھے جانے چاہئیں۔

ہمارے اس مختصر مقالہ کا موضوع "ہندوستان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

شخصیت کے مختلف پہلوؤں پر ان تالیفی وتصنیفی کاوشوں کا جائزہ ہے جو قرآن کی زبان میں کی گئیں۔

ہندوستان میں اسلام کی آمد کے بعد سے ہی علوم اسلامیہ کے مختلف گوشوں کے ارتقاء کے زمرہ میں سیرت نبویؐ کے ارتقا کو بھی سمجھا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اولین ہندوستانی سیرت نگار دوسری صدی ہجری کے ہندوستانی محدث ابو معشر نجیح بن عبدالرحمٰن سندھی (م ۔ ۱۷۰ھ) کو قرار دیا جاتا ہے جنھوں نے حضرت نافعؓ اور چند تابعین سے حدیث کی سماعت کی تھی۔ مغازی نبوی پر عربی زبان میں ان کی ایک کتاب کا ذکر کتب تذکرہ میں ملتا ہے۔[1]

اس کے بعد کی کئی صدیوں تک اگرچہ عربی میں سیرت نبوی پر کسی ہندوستانی مولف کی کسی تحریر کا سراغ نہیں ملتا لیکن ہماری ناقص معلومات سے یہ قطعی ثابت نہیں ہوتا کہ ہندوستان کے علماء نے اس موضوع سے عدم دلچسپی کا اظہار کیا ہو، ترویج واشاعتِ اسلام کے پہلو بپہلو یقیناً اس موضوع پر کسی نہ کسی حد تک کام ہوا ہوگا لیکن ہم تاریخی شواہد سے اس کا کوئی ثبوت پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

آٹھویں ونویں صدی ہجری میں علماء وشعراء کے مدحیہ ونعتیہ قصائد کا تذکرہ اگرچہ ملتا ہے لیکن ان کی تعداد بھی خاصی کم ہے۔ جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں مسلم حکمرانوں کے زمانہ میں چونکہ فارسی زبان کو سرکاری زبان کا درجہ حاصل تھا لہٰذا فارسی ہی تہذیب وتمدن کی اساس اور تعلیم وتعلم کا ذریعہ رہی، اور ایک طویل عرصہ تک علوم اسلامیہ، علوم مشرقیہ اور ادبیات وتاریخ کو عربی سے زیادہ فارسی زبان میں پیش کرنے کا سلسلہ قائم رہا، تاہم اس دور میں جن شعراء نے عربی میں نعتیہ ومدحیہ قصائد کہے ہیں وہ عربی زبان میں، اپنی فصاحت وبلاغت کے اعتبار سے، سیرتی ادب کا ایک بیش بہا ذخیرہ ہیں، شیخ رکن الدین کاشانی کی شمائل الاتقیاء کے تیسرے باب میں نعوت النبی[2] قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین الکندی دہلوی (م ۔ ۷۹۱ھ) کا مدحیہ قصیدہ[3] مولانا شیخ احمد بن محمد تھانیسری (م ۔ ۸۲۰ھ) کا

---

[1] ڈاکٹر احمد امین، ضحی الاسلام ۲۳۳/۱، ط (۱۰) بیروت۔ سید عبدالحئی: نزہۃ الخواطر ۴۶/۱، حیدرآباد ۱۹۴۷ء۔

[2] سید عبدالحئی: نزہۃ الخواطر ۴۴/۲

[3] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: سید عبدالحئی: نزہۃ الخواطر ۷۰/۲ تا ۷۶۔ سید صاحب نے اس مدحیہ قصیدہ کے ۴۹ اشعار نقل کیے ہیں۔ رحمٰن علی خاں: تذکرہ علماء ہند، ص ۳۲۴۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قصیدۂ دالیہ[۱] قاضی احمد بن عمر (م۔ ۹۰۹ھ) کی شرح قصیدۂ بردہ اور شرح قصیدہ بانت سعاد[۲]، شیخ محمد بن یوسف دہلوی (م۔ ۹۲۵ھ) کا سیرت نبیؐ پر ایک مختصر رسالہ[۳] جیسی بقامت کہتر بقیمت بہتر کوششوں کو بارگاہ رسالتمآبؐ میں دیار عجم کا والہانہ نذرانۂ عقیدت قرار دیا جانا چاہیے۔

دسویں صدی ہجری میں سیرت نبوی پر ہونے والی کاوشوں میں نسبتاً زیادہ تنوع نظر آتا ہے۔ اس دور کی نگارشات سیرت میں قاضی جمال الدین احمد معروف بہ بحرق الحضرمی گجراتی (م۔ ۹۲۹ھ) کی "تبصرۃ الحضرۃ الشاہیۃ بسیرۃ الحضرۃ النبویۃ الاحمدیۃ" اہم کتب سیرت میں شمار ہوتی ہے۔ اس کے مصنف حضرموت (جنوبی عرب) کے باشندہ تھے، عالم بھی تھے اور شاعر بھی ہندوستان آنے کے بعد سلطان مظفر فرماں روائے گجرات کے دربار سے منسلک ہو گئے۔ اور اسی بادشاہ کے لیے انھوں نے مذکورہ سیرت رسولؐ تالیف کی تھی[۴]۔ اس دور کی دیگر کتب سیرت میں شیخ زین الدین علی ملیباری (م۔ ۹۲۸ھ) کی "قصص الانبیاء" اور سیرت پر ایک مکمل کتاب[۵]۔ شیخ عبدالوہاب بخاری (م۔ ۹۳۲ھ) کا شمائل نبیؐ میں شمائل ترمذی پر ایک رسالہ اور مدح نبیؐ میں قصائد[۶] گجرات کے ایک عرب نژاد عالم شیخ ابن عبداللہ حضرمی (م۔ ۹۹۰ھ) کا معراج نبوی پر ایک رسالہ اور "العقد النبوی والسر المصطفوی"، شیخ مصلح الدین لاری (م۔ ۹۶۰ھ) کی شمائل ترمذی پر ایک مبسوط عربی شرح[۷]۔ قاضی شہاب الدین بن شمس الدین بن عمر الہندی دولت آبادی (م۔ ۹۸۴ھ) کی شرح قصیدۂ بانت سعاد جو "مصدق الفضل" کے نام سے مشہور ہوئی[۸]۔ عبدالاول بن العلاء الحسینی الزیدپوری جونپوری (م۔ ۹۶۸ھ) کی "مختصر السیر ملخص

۱؎ عبدالحق دہلوی: اخبار الاخیار، ص/۲۶۰۔ صاحب اخبار الاخیار، ص/۲۶۰ (اردو ترجمہ اقبال الدین، کراچی ۱۹۶۲ء) صاحب اخبار نے احمد تھانیسری کے قصیدۂ دالیہ کے ۲۰ اشعار نقل کیے ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ سید عبدالحیٔ نے بھی نزہۃ الخواطر میں ۱۴ اشعار نقل کیے ہیں۔ (نزہتہ ۴/۸ تا ۱۳) رحمٰن علی خاں: مصدر مذکور ص ۱۰۳

۲؎ سید عبدالحیٔ: نزہتہ ۳/۲۰ ۳؎ سید عبدالحیٔ: نزہتہ: ۳/۱۵۴

۴؎ ڈاکٹر زبیر احمد: عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصّہ (اردو ترجمہ)/۳۸۹، لاہور ۱۹۷۳ء

۵؎ سید عبدالحیٔ: نزہتہ: ۴/۱۱۹ ۶؎ رحمٰن علی خاں: مصدر مذکور و سید عبدالحیٔ: نزہتہ ۴/۲۲۴

۷؎ سید عبدالحیٔ: نزہتہ ۴/۱۲۷-۱۲۸ ۸؎ مصدر سابق ۴/۳۵۵ ۹؎ قاضی شہاب الدین، دولت آباد میں پیدا ہوئے اور جونپور میں انتقال ہوا۔ ملک العلماء کے لقب سے مشہور تھے۔ قاضی عبدالمقتدر بن قاضی رکن الدین =

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

من سفر السعادۃ"[۱]، علی متقی (م۔ ۹۷۵ھ) کا رسالہ "فی شمائل النبی"[۲]، عبد اللہ سلطان پوری (م۔ ۹۹۵ھ) کی "شرح شمائل النبی"[۳]۔ اور شیخ عبد العزیز دہلوی (م۔ ۹۷۵ھ) کی شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی (م۔ ۹۹۸ھ) کی "الحقیقۃ المحمدیۃ" کی شرح[۴]۔ اور اسی دور کے مشہور عالم ملا عبد النبی صدر الصدور گنگوہی (م۔ ۹۹۱ھ) کی "سنن الہدیٰ فی متابعۃ المصطفیٰ" اور "وظائف النبی صلی اللہ علیہ وسلم" قابل ذکر ہیں[۵]۔

گیارہویں صدی ہجری میں پیش کیے جانے والے سیرتی مواد میں کیفیت اور کمیت دونوں اعتبار سے واضح ارتقا نظر آتا ہے۔ چنانچہ شیخ یعقوب بن حسن کشمیری (م۔ ۱۰۰۳ھ) کی مغازی النبوۃ کے نام سے مغازی نبوی پر ایک کتاب[۶]، شیخ منور بن عبد الحمید (م۔ ۱۰۱۱ھ) لاہوری کی شرح قصیدہ بردہ[۷]، شیخ طاہر بن یوسف سندھی (م۔ ۱۰۰۴ھ) کا قسطلانی (م ۹۲۳ھ) کی المواہب اللدنیۃ کا ایک انتخاب[۸]، شیخ محمد بن فضل اللہ برہانپوری (م۔ ۱۰۲۹ھ) کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر "الہدیۃ المرسلۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم"، "الوسیلۃ الی شفاعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم"

= الشریحی الکندی کے شاگرد تھے۔ ان کی یہ شرح ۲۲۲ صفحات پر مشتمل ۱۳۲۲ھ میں حیدرآباد سے شائع ہوئی تھی۔ آخر کتاب میں مصنف کی حیات بھی درج ہے، دیکھئے یوسف الیان سرکیس "معجم المطبوعات العربیۃ والمعربۃ" /۱۹۰، قاہرہ ۱۹۲۸۔

۱ھ سید عبد الحیٔ: نزہۃ ۴/۱۶۷-۱۶۸ وتذکرہ علمائے ہند (اردو) ۲۷۱/ ومقالات سلیمانی ۴/۱۳ نیز عبد الجبار الفریوائی جہود مخلصۃ فی خدمۃ السنۃ المطہرۃ /۷۴، بنارس ۱۹۸۶ء

۲ھ ملاحظہ ہو، سید محمد خالد علی: مساہمۃ الہند باللغۃ العربیۃ فی الادب الحدیث النبوی ۱۷/۵۔ (مقالہ ڈاکٹریٹ شعبہ عربی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی ۱۹۹۲۔ رسالہ "فی شمائل النبی" کا قلمی نسخہ سبحان اللہ کلکشن، مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ میں محفوظ ہے۔

۳ھ مصدر سابق ۲۲۰/۲ ۴ھ سید عبد الحیٔ: نزہۃ ۱۸۴/۳

۵ھ سیرت النبی کے موضوع پر سنن الہدیٰ ایک اہم علمی کاوش ہے (اوراق ۱۴۱ ۳)۔ اس کے قلمی نسخے مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ، رضا لائبریری، رام پور، خدا بخش لائبریری پٹنہ اور کتب خانہ ندوۃ العلماء لکھنؤ میں محفوظ ہیں۔ دیکھئے نزہۃ ۴/۲۱۹-۲۲۲، خیر الدین الزرکلی: الاعلام ۴/۱۷۱، بیروت ۱۹۹۰ء، محمد خالد علی نے مساہمۃ میں اس کے (۵،۸) صفحات لکھے ہیں۔ (مساہمۃ ۱۷۳/۳)۔

۶ھ رحمٰن علی خاں: مصدر مذکور /۲۵۲۔ سید عبد الحیٔ: نزہۃ الخواطر ۴۳۹/۵ ۷ھ سید عبد الحیٔ: نزہۃ ۱۲/۵ا
۸ھ مصدر سابق ۱۸۶/۵

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

الشفا للعیاض اور شمائل کی تلخیص اور رسالہ فی المعراج [۱]۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م - ۱۰۵۲ھ) کی "مطلع الانوار العربیۃ فی الحلیۃ الجلیلۃ النبویۃ" [۲] مولانا عبدالنبی سندیلوی اکبرابادی (م) کا معراج کے موضوع پر ایک رسالہ [۳]۔ محی الدین عبدالقادر بن شیخ الحضرمی گجراتی (م - ۱۰۳۸ھ) کی سیرت پر چار اہم نگارشات یعنی "الحدائق الخضرۃ فی سیرۃ النبی واصحابہ العشرۃ" جس میں سیرت نبوی کے علاوہ عشرۃ مبشرۃ کی سیرت پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اسی تصنیف کے انداز پر ان کی دوسری تصنیف "اتحاف الحضرۃ العزیزۃ بعیون السیرۃ الوجیزۃ" بھی ہے۔ مولد نبی کے موضوع پر ان کی تصنیف "المنتخب المصطفیٰ فی اخبار مولد المصطفیٰ" اور معراج نبوی کے موضوع پر "المنہاج الی معرفۃ المعراج" لائق فکر ہیں۔ شیخ محی الدین کا شمار اس دور کی اہم شخصیات میں ہوتا ہے اور ان کی مذکورہ کتب کا شمار قابل قدر تحقیقی کتب میں ہوتا ہے ڈاکٹر زبیر احمد نے ان کی الحدائق کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انداز بیان سادہ اور واضح ہے، غیر تاریخی چیزیں جو صوفیا کے یہاں پائی جاتی ہیں اس میں موجود نہیں ہے [۴]۔

اس دور کی دیگر اہم کاوشوں میں شیخ صلاح الدین بن شیخ سلیمان (م - ۱۰۹۸ھ) کی منظوم ومنثور کاوشوں پر مشتمل "مولد فی مدح الرسول" [۵] اور شیخ اوحد الدین بن مرزا جان برکی جالندھری (م - ۱۰۹۱ھ) کی سیرت پر ایک جامع اور عمدہ کتاب "نظم الدرر والمرجان فی تلخیص سیر سید الانس والجان" ہے، جس کو احادیث کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے [۶]۔

---

[۱] نزہۃ ۳۵۲/۵

[۲] رحمان علی خاں : مصدر مذکور/ ۲۷۶ - ۲۷۷ - سید عبدالحیٔ : نزہۃ ۲۰۴/۵

[۳] عبدالحیٔ : نزہۃ ۲۶۱/۵ [۴] "الاتحاف" اور "المنتخب" برلن میں بالترتیب (۹۶۶۰) اور (۹۶۳۵) نمبر کے تحت موجود ہیں، ملاحظہ ہو، ڈاکٹر زبید احمد: مصدر مذکور/ ۸۶ او ۳۹۱ نیز سید عبدالحیٔ : الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند/ ۹۰

[۵] محمد یوسف کوکن: عربک اینڈ پرشین ان کرناٹک (انگریزی) / ۵۵، مدراس ۱۹۷۴ء

[۶] اس کے قلمی نسخے علی گڑھ، ٹونک اور ایک کرم خوردہ و بوسیدہ نسخہ کتب خانہ فاروقی گوپامئو میں نیز حیدرآباد اور خدابخش میں بھی موجود ہیں۔ اس کا ایک اردو ترجمہ نثر الجواہر کے نام سے سید علیم اللہ حسینی جالندھری بن عتیق اللہ (م - ۱۲۴۲ھ) نے کیا تھا۔ (ثقافۃ / ۹۰) نزہۃ ۳۳۷/۷ - ۳۳۸) اس کا دوسرا اردو ترجمہ مولانا محمد یار حسین عمری گوپاموی (م - ۱۳۶۰ھ) نے "وشاح الریحان" کے نام سے کیا تھا۔ مولانا اس کتاب کی قدر و قیمت بیان کرتے ہوئے =

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اب آئیے ہم بارہویں صدی ہجری میں علمار ہند کی سیرتی تصانیف پر ایک نظر ڈالیں۔ اس دور میں تالیف کی جانے والی کتب سیرت اور متعلقات سیرت میں حکیم محمد اکبر دہلوی (م۔ بعد ۱۱۲۹ھ) کی "تلخیص الطب النبوی"[1] محمد حسین بیجاپوری (م۔ ۱۱۰۸ھ) کی "تجیب الطیب والنساء الی سید الانبیاء"[2] قاضی نظام الدین احمد صغیر بن محمد عبداللہ نائطی بیجاپوری (م۔ ۱۱۸۹ھ) کی "انباء الاذکیاء، تجیب الطیب والنساء الی سید الانبیاء (صفحات ۴۶) جو والا جاہ اول کے بھائی محمد محفوظ خاں کی فرمائش پر تحریر کیا گیا تھا۔[3] مولانا عبدالنبی ہندی (م۔) کی "تلخیص شمائل ترمذی"[4] مولانا محمد شاکر لکھنوی (م۔ ۱۱۳۳ھ) کی شرح قصیدۂ بردہ[5]، مولانا سعداللہ سلونی ابن عبدالشکور (م۔ ۱۱۳۸ھ) کی "تحفۃ الرسول"[6]۔ شیخ حبیب اللہ قنوجی (م۔ ۱۱۴۰ھ) کی روضۃ النبی فی الشمائل"[7] محمد ہاشم بن عبدالغفور سندھی (م۔ ۱۱۷۴ھ) کی "بذل القوۃ فی سنی النبوۃ" کے نام سے مکمل سیرت نبوی[8]۔ شیخ شہاب الدین بن سلیمان

ــــ عرض مترجم میں لکھتے ہیں کہ "ایک متبع سنت کے لیے یہ کتاب اکسیر اعظم ہے۔ اس کی عمدگی کے مقابلہ میں جہاں تک اس کی تعریف کی جائے کم ہے۔" وہ مزید لکھتے ہیں... کتاب فی الواقع اپنی نوعیت یعنی جامعیت اور اختصار میں اپنے آپ بے نظیر ہے۔" ترجمہ کے ساتھ مولانا نے اکثر مقامات پر تشریحی اور وضاحتی نوٹ بھی حوالوں کے ساتھ تحریر کیے ہیں نیز کہیں کہیں نواب نصیر الاسلام گوپاموی کے فارسی نعتیہ اشعار و غزلیات بھی شامل کی ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں، شوکت علی خاں کا مضمون "ٹونک کے کتب خانے اور ان کے نوادر" معارف (اعظم گڑھ) ستمبر ۱۹۶۵ء، وشاح الریحان ترجمہ نظم الدرر والمرجان از مولانا محمد یاور حسین گوپاموی، محمد خالد علی: صدر مذکور ۳/ ۲۰- ۳۱۹

[1] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۶/ ۲۸۲ [2] مصدر سابق: ۶/ ۲۹۸ [3] یوسف کوکن: مصدر مذکور/ ۹۰

[4] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۶/ ۱۷۲، عبدالنبی نے اپنے بیٹوں عبدالرؤف اور عبدالحمید کے لیے لکھی تھی۔ (سن تصنیف ۱۱۱۸ھ) اس میں ملا عصام وغیرہ سے اخذ کر کے نادر حواشی بھی درج کیے گئے ہیں۔

[5] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۶/ ۳۱۵: یہ شرح محمد شاکر نے شاہ عالم بن عالمگیر کے حکم سے لکھی تھی۔

[6] رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۲۱۳ نیز نزہۃ ۶/ ۹۷ [7] مصدر سابق ۱۵۷ نیز نزہۃ ۶/ ۶۲ اس کا قلمی نسخہ آصفیہ میں موجود ہے۔

[8] اس کتاب کو مصنف نے ۱۱۳۹ھ میں تصنیف کیا تھا اس کا ایک قلمی نسخہ مکتوب ۱۱۹۹ھ (ص ۲۸۲) نوشتہ رحیم بخش، رضا لائبریری، رام پور میں، اور دوسرا نسخہ نوشتہ محمد فضل علی مکتوب ۱۲۷۴ھ (اوراق ۴۶) کتب خانہ دارالعلوم دیوبند میں موجود ہے، امیر احمد عباسی کی تحقیق کے بعد حیدرآباد سندھ سے ۱۹۶۶ء میں شائع ہوئی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(م - ۱۱۲۱ھ) کے "مولد الرسول" کے نام سے ۹۵ مدحیہ اشعار[1]، نواب محمد محفوظ خاں فاروقی گوپاموی (م - ۱۱۹۲ھ) کی "قرۃ العین فی فضائل رسول الثقلین"[2]، شاہ ولی اللہ دہلوی (م - ۱۱۷۶ھ) کے مدحیہ قصائد کا مجموعہ "اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم"[3]۔ مولانا غلام علی آزاد بلگرامی (م - ۱۲۰۰ھ) کے مدحیہ قصائد جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے شاندار اظہار عقیدت اور زبان و بیان کی ندرتوں کے سبب اہل علم میں حسان الہند کے لقب سے مشہور رہیں[4]۔ شیخ صداقت اللہ بن شیخ سلیمان (م - ۱۱۱۵ھ) کی "تخمیس وتذییل علی القصیدۃ الوتریۃ"، "تخمیس البردۃ لکعب بن زہیر" اور "تخمیس البردۃ للبوصیری"[5]۔ وجیہ الحق پھلواروی (م - ۱۱۵۰ھ) کی "شرح شمائل النبی للترمذی"[6]۔ ابوالحسن بن محمد صادق سندھی الصغیر (م - ۱۱۸۷ھ) کی "مختار الاطوار فی اطوار المختار"[7] قابل ذکر ہیں۔

تیرہویں صدی ہجری میں سیرت نبوی کے مختلف گوشوں پر تحقیق کی جانے والی کتابوں رسالوں اور شعری کاوشوں کی ایک طویل فہرست ہے جس سے اس موضوع کے ارتقاء کی رفتار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس دور کی عربی نگارشات میں شیخ اسلم بن یحیی کشمیری (م - ۱۲۱۲ھ) کی تعلیقات قصیدہ بردہ[8]، مولانا جان محمد لاہوری (م - ۱۲۶۸ھ) کی شرح قصیدہ بردہ[9]، شیخ الٰہی بخش کاندھلوی (م - ۱۲۴۵ھ) کا رسالہ "شیم الحبیب"[10] مولانا امین اللہ عظیم آبادی (م - ۱۲۳۳ھ) کا مدح نبی میں "القصیدۃ العظمی"[11]۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی (م - ۱۲۳۹ھ) کے مدحیہ قصائد اور رسالہ مختصر فی المعراج[12] اور "عزیز الاقتباس فی فضائل اخیار الناس"[13]، احمد مجتبیٰ خوش دل بن مولوی مصطفیٰ علی خاں فاروقی گوپاموی (م - ۱۲۳۴ھ) کے نعتیہ قصائد[14] مولانا عبداللہ بن عبدالقادر

---

[1] یوسف کوکن: مصدر مذکور/ ۵۴ [2] مصدر سابق/ ۹۰ و نزہتہ ۶/ ۳۴۸

[3] سید عبدالحی: نزہتہ الخواطر ۶/ ۲۱۰ [4] مصدر سابق ۶/ ۲۰۳

[5] یوسف کوکن: مصدر مذکور/ ۵۷ [6] محمد خالد علی: مصدر مذکور ۲/ ۲۲۲ تا ۲۲۶ (اس کا قلمی نسخہ (صفحات ۱۱۸)

[7] مصدر سابق: ۳/ ۳۲۲ اس کا قلمی نسخہ مکتبہ اوقاف پھلواری شریف میں موجود ہے۔

[8] سید عبدالحی: نزہتہ الخواطر ۷/ ۵۵ [9] مصدر سابق ۷/ ۱۱۶ [10] محمد خالد علی: مصدر مذکور ۳/ ۳۲۳

[11] سید عبدالحی: نزہتہ الخواطر ۷/ ۸۵ [12] سید عبدالحی ثقافۃ/ ۹۰ [13] محمد خالد علی: مصدر مذکور ۳/ ۳۶۲

اس کا قلمی نسخہ آصفیہ حیدرآباد میں ہے۔ [14] ملاحظہ ہو دیوان خوشدل (فارسی) مولانا آزاد لائبریری میں اس کا قلمی نسخہ موجود ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدراسی (م۔ ۱۲۶۷ھ) کی شرح اسماء النبی[1]، مولانا باقر بن مرتضیٰ مدراسی (م۔ ۱۲۲۰ھ) کی تنویر البصر و البصیرۃ فی الصلوٰۃ علی النبی البشیر النذیر۔ "النفحۃ العنبریۃ فی مدح خیر البریۃ" اور مدحیہ قصائد کا مجموعہ "العشرۃ الکاملۃ"[2]۔ مولانا عالم علی مرادآبادی (م۔ ۱۲۵۹ھ) کا رسالہ "فضائل رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم"[3]، مولانا عبدالوہاب مدراسی (م۔ ۱۲۸۵ھ) کی "اکمل الوسائل لرجال الشمائل"[4]۔ شیخ علی سجاد پھلواروی (م۔ ۱۲۷۱ھ) کا رسالہ "فضائل النبی" اور رسالہ "فی الصلوٰۃ علی النبی"[5] اور مولانا ولی اللہ لکھنوی (م۔ ۱۲۷۰ھ) کی "کشف الاسرار فی خصائص سید الابرار"[6] بھی قابلِ ذکر ہیں۔

قاضی محمد صبغۃ اللہ ابن مولوی محمد غوث مدراسی (م۔ ۱۲۸۰ھ) کی "الاربعین فی معجزات سید المرسلین"، "رسالہ صغریٰ فی السیر والمناقب" "رسالہ کبریٰ فی السیر والمناقب" اور المطالع البدریۃ شرح الکواکب الدریۃ (شرح قصیدہ بردہ للبوصیری)[7] مولانا عبدالقادر رام پوری (م۔ ۱۲۶۵ھ) کی شمائل ترمذی پر شرح و تعلیق[8]۔ سید ہادی بن مہدی لکھنوی (م۔ ۱۲۷۵ھ) کی اثبات النبوۃ[9]، مولوی سید نصیر الدین برہان پوری (م۔ ۱۲۹۳ھ) کی شفاعت کے موضوع پر "ذریعۃ الاستشفاع فی سیر سید المطاع"[10]، مولوی قطب الدین دہلوی (م۔ ۱۲۷۹ھ) کی طب نبوی پر الطب النبوی[11]، مولوی عبداللہ بن صبغۃ اللہ مدراسی (م۔ ۱۲۸۸ھ) کی "تحفۃ المحبین لمولد حبیب رب العالمین"[12]۔ سید علی کبیر الہ آبادی (م۔ ۱۲۸۵ھ) کی "ضیاء القلوب فی سیر المحبوب"[13] سید ناصر حسین جون پوری (م۔ نامعلوم) کا رسالہ فی مولد النبی[14]، مولانا آزاد لائبریری کے سبحان اللہ کلکشن میں ۸۴ ورقی ایک

---

[1] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/۳۰۲ [2] مصدر سابق ۷/۹۲ [3] رحمان علی خاں: مصدر مذکور / ۲۶۱

[4] یوسف کوکن: مصدر مذکور / ۸۵م۔ سن تصنیف ۱۲۴۲ھ، (ص ۱۹۸)

[5] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/۳۳۲ [6] مصدر سابق: ۷/۵۲۷

[7] الاربعین میں مصنف ۳۶ احادیث معجزات کی تشریح کر پائے تھے کہ انتقال ہو گیا اور ان کے بیٹے محمد سعید نے اسے مکمل کیا۔ یہ کتاب مدرسۂ محمدیہ مدراس کی لائبریری میں موجود ہے۔ رسالہ صغریٰ ۶۶ صفحات اور ۶ فصول پر مشتمل ہے، جس میں نبی کریمؐ، آپؐ کی ازواج و اولاد، خلفائے راشدین اور ائمہ اثنا عشرہ کی تاریخ وفات کی تحقیق کی گئی ہے۔ رسالہ کبریٰ ۱۸۴ صفحات پر مشتمل ہے، جس میں مذکورہ صدر موضوعات پر تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ (ملاحظہ ہو: یوسف کوکن، مصدر مذکور / ۹۱م تا ۹۳م) [8] رحمان علی خاں: مصدر مذکور / ۵۸۰۔ نیز عبدالحیٔ: نزہۃ ۷/۲۹۴

[9] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/۵۳۰ [10] رحمان علی خاں: مصدر مذکور / ۵۲۱

[11] رحمان علی خاں: مصدر مذکور / ۳۹۲ نیز سید عبدالحیٔ: ۷/۳۸۸ [12] سید عبدالحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/۳۰۱ [13] مصدر سابق ۷/۳۴۲
[14] مصدر سابق ۷/۹۴م

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رسالہ "مولود شریف" کے نام سے اور ایک ۳۶ ورقی رسالہ "در سیرت النبی" کے نام سے موجود ہیں، موخر الذکر کی کتابت ۱۲۷۲ھ میں محمد حسن نامی کاتب نے کی تھی۔ آزاد لائبریری کے عبدالحئی کلکشن میں بھی "مولد النبی الکریم" (اوراق: ۵۹) کے نام سے ایک نامعلوم مصنف کا رسالہ محفوظ ہے۔ اسی کلکشن میں معراج کے موضوع پر "حدیث المعراج" شیخ ظہور بن حیدر انصاری لکھنوی کا ایک رسالہ بھی ہے جس کی کتابت ۱۲۷۹ھ میں ہوئی تھی، غالباً اسی رسالہ کا تذکرہ "الثقافۃ الاسلامیہ" کے مؤلف نے "مختصر فی المعراج" کے نام سے کیا ہے[1] محمد خالد علی نے اپنے تحقیقی مقالہ میں ظہور علی فرنگی محلی (م۔ ۱۲۷۵ھ) کے "الرسالۃ البھیۃ فی معراج النبی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ" کا تذکرہ کیا ہے[2] مذکورہ تینوں نام غالباً ایک ہی تصنیف اور ایک مصنف کی ہیں۔" آزاد لائبریری کے حبیب گنج کلکشن میں ۳۷ اوراق پر مشتمل رسالہ "مولد النبی المختار" محفوظ ہے، جس کی کتابت جوہر بن حسین نامی کاتب نے ۱۲۶۶ھ میں کی تھی، اسی دور نگارشات میں شاہ رفیع الدین دہلوی (م۔ ۱۲۳۳ھ) کا رسالہ "میلاد النبی"[3]، عبدالحکیم گجراتی (م۔ ۱۲۷۵ھ) کا رسالہ "فی اثبات المعجزہ"[4]، عبداللہ مدراسی (م۔ ۱۲۸۸ھ) کی تحفۃ المحبین لمولد حبیب رب العالمین[5]، عبدالحلیم فرنگی محلی (م۔ ۱۲۸۵ھ) کی "نور الایمان فی آثار حبیب الرحمٰن"[6] عبداللہ الٰہ آبادی (م۔ نامعلوم) "الاعجاز المتین فی معجزات سید المرسلین"[7] کے علاوہ اس صدی کے چند اور اہم مصنفین اور ان کی نگارشات سیرت اس طرح ہیں۔

مولانا باقر آگاہ بن محمد مرتضیٰ بیجاپوری (م۔ ۱۲۰۲ھ) کی "تنویر البصیرۃ والبصر فی الصلوٰۃ علی النبی بذکر السیر" جو ۱۲ فصول اور ۲۳۶ صفحات پر مشتمل باقر آگاہ کے مدحیہ قصائد کا مجموعہ ہے۔ باقر آگاہ کے بہ مدحیہ قصائد کا ایک دوسرا مجموعہ "النفحۃ العنبریۃ فی الصلوٰۃ علی خیر البریۃ" ۳۱۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں مدح نبی کے علاوہ عبدالقادر جیلانی کی شان میں مدحیہ قصائد بھی شامل ہیں[8] جنوبی ہند کی ہی ایک اور شخصیت مولوی محمد غوث شرف الملک

---

[1] سید عبدالحئی: ثقافۃ/ ۹۰-۹۱ [2] محمد خالد علی: مصدر مذکور/ ۳/ ۳۲۵

[3] رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۱۹۶ [4] سید عبدالحئی: نزہتہ الخواطر/ ۷/ ۲۲۶ [5] مصدر سابق/ ۷/ ۳۰۱

[6] رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۲۸۴ [7] سید عبدالحئی: نزہتہ الخواطر/ ۷/ ۳۰۶

[8] ملاحظہ ہو، یوسف کوکن: مصدر مذکور/ ۲۰۹ تا ۲۱۰

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بہادر بن مولوی ناصر الدین (م۔۱۲۳۸ھ) کی "بسائم الازہار فی الصلوٰۃ علی سید الابرار" طب نبوی پر مصنف مذکور کی سیوطی کی المنہج السوی کی شرح "ہدایۃ النوی علی المنہج السوی فی الطب النبوی" اور قصیدۂ بانت سعاد کی شرح "نجم الوقاد" بھی اہم ہیں[1]۔ محمد بہادر علی خاں (م۔۱۲۵۳ھ) کی امیر السیر فی حال خیر البشر"[2]۔ شیخ عبد القادر بن شیخ محمد نینا المعروف بہ تکیہ صاحب (م۔۱۲۶۷ھ) کا "العقیدۃ الشفعیۃ فی مدح شافع الجمعیۃ" جو ۲۸ مخمسات اور ۲۸۳ صفحات پر مشتمل ہے۔ لوگوں میں ان کا یہ قصیدہ خاصا مشہور ہوا تھا اور عقیدت مندان کو بڑے والہانہ انداز میں پڑھا کرتے تھے[3]۔ اسی طرح شیخ محی الدین بن شیخ عمر (م۔ ۱۲۹۲/۱۲۹۲ھ) کا طویل قصیدہ "القصیدۃ المحمدیۃ" ۳۰ مخمسات پر مشتمل ہے[4]۔ مولانا ولی اللہ بن مولوی غلام محمد برہانپوری سورتی (م۔ ۱۲۰۷ھ) کی "التنبیہات النبویۃ فی سلوک الطریقۃ المصطفویۃ"[5]۔ مرزا محمد غیاث دہلوی (م۔ ۱۲۲۵ھ) کی تلخیص تاریخ طبری[6]۔ سید مرتضیٰ بن محمد بلگرامی زبیدی صاحب تاج العروس (م۔ ۱۲۰۵ھ) کا "العقد المنظم فی امہات النبی" کے نام سے ایک رسالہ[7]۔ قاضی ارتضا علی خاں گوپاموی (م۔ ۱۲۷۰ھ) کی فارسی تصنیف "تنبیہ الغفول فی اثبات اسلام آباء الرسول" کا اسی نام سے عربی ترجمہ[8]۔ مولوی ابو محمد قلندر علی زبیری پانی پتی (م۔) کا ایک ۳۲ صفحات پر مشتمل مطبوعہ نسخہ (مطبع ناصری ۱۲۸۱ھ) "نور العین فی ذکر مولد النبی وشہادۃ الحسین" جو رضا لائبریری رام پور میں محفوظ ہے۔ اس رسالہ کے بین السطور میں

---

[1] بسائم الازہار کا سن تصنیف ۱۲۰۴ھ ہے جو مظہر العجائب پریس، مدراس سے ۱۲۷۰ھ میں شائع ہوئی۔ ہدایۃ النوی (۳۸۴) اور نجم الوقاد (۲۶) صفحات پر مشتمل ہیں، ملاحظہ ہو، یوسف کوکن مصدر مذکور/ ۳۱۵/ ۳۱۶

[2] اس کا قلمی نسخہ رضا لائبریری، رام پور میں موجود ہے۔ دیکھئے، زبید احمد: مصدر مذکور / ۳۹۴

[3] یوسف کوکن: مصدر مذکور/ ۵۴۴ [4] مصدر سابق / ۶۰۴

[5] رحمان علی خاں: مصدر مذکور/ ۵۵، نیز سید عبد الحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/ ۵۲۸

[6] ملاحظہ ہو، پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی: "ہندوستان میں عربی سیرت نگاری آغاز وارتقاء" مضمون تحقیقات اسلامی، علی گڑھ شمارہ ۴ ج ۲/ ص/ ۳۶۹ - ۳۸۱۔

[7] سید عبد الحیٔ: نزہۃ الخواطر ۷/ ۴۷۷۔

[8] تنبیہ الغفول کا یہ عربی ترجمہ قاضی صاحب کے کسی شاگرد نے کیا تھا جو راقم کے پاس محفوظ ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس کا اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

اس صدی کی اہم ترین کتب سیرت میں مولوی کرامت علی بن فاضل محمد حیات علی اسرائیلی شافعی دہلوی (م ۱۲۷۷ھ) کی "السیرۃ المحمدیۃ" کو شمار کیا جاتا ہے۔ ۶۰۰ صفحات پر مشتمل اس کتاب کو نظام حیدر آباد کی زیر سرپرستی ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے قبل تالیف کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر زبید احمد نے اس کتاب کی قدر و قیمت کو واضح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس کی تالیف کرتے وقت مصنف نے تمام روایات و واقعات کو جانچنے اور پرکھنے میں بڑی محنت کی ہے۔ جدید معیار تحقیق کے مطابق اس کو تنقیدی تصنیف نہیں کہا جا سکتا تاہم اس میں وہ احادیث موجود نہیں جن کو علماء غیر صحیح تصور کرتے ہیں۔ اختلافی امور پر بحث کرتے ہوئے مصنف نے خود اپنی تنقیدی صلاحیت اور قوت فیصلہ سے کام لیا ہے۔ وہ مزید لکھتے ہیں ...." سیرت رسول پر القسطلانی (م ۹۲۹ھ) کی تصنیف "المواہب اللدنیۃ" مسلمانوں کے نقطۂ نظر سے غالباً سب سے اہم ہے۔ لیکن صحت اور معیار تنقید کے اعتبار سے "السیرۃ المحمدیۃ" کو اس پر بھی فوقیت حاصل ہے"۔ اس کا ایک قلمی نسخہ کتب خانۂ آصفیہ، حیدر آباد میں موجود ہے[1]۔ مؤلف معجم المطبوعات کی تحقیق کی رُو سے یہ کتاب نورالدین علی بن ابراہیم حلبی (علی بن برہان الدین) (م ۱۰۴۴ھ) کی "السیرۃ الحلبیۃ" کی تلخیص ہے اور اس پر کچھ اضافہ ہے۔ بمبئی سے (بلا تاریخ) تقریباً ۱۲۷۰ھ میں (ضخامت ۵۹۱ صفحات) شائع ہوئی[2]۔ یہی تحقیق صلاح الدین المنجد کی ہے، جنھوں نے اس کتاب کا پورا نام "السیرۃ العطرۃ: محمد خاتم الرسل" لکھا ہے[3]۔ مصنف مذکور کی ایک اور تصنیف "ذیل السیرۃ" ہے۔ مذکورہ دونوں کتابیں آصفیہ میں موجود ہیں[4]۔

ڈاکٹر یٰسین مظہر صدیقی نے اپنے مقالہ میں قاضی علی بن احمد گوپاموی (م ۱۲۷۰ھ) جو قاضی ارتضار علی خاں خوشنود گوپاموی کے نام سے مشہور رہیں، کی شرح قصیدہ بردہ کو عربی شرح شمار کیا ہے[5]۔

---

[1] ڈاکٹر زبید احمد: مصدر مذکور/۱۸۶ و ۳۹۳، عبدالحیٔ: ثقافۃ/۹۱، نزہتہ ۷/۳۹۶ [2] معجم/۸۹۰

[3] پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی، حوالۂ مذکور/۱۹ [4] زبید احمد: مصدر مذکور/۳۹۳

[5] تحقیقات اسلامی علی گڑھ ج/۳ ش/۴

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن قاضی صاحب کی یہ شرح "مراصد ارتضیہ فی شرح الکواکب المضیئۃ" فارسی میں ہے۔ اسی طرح مولوی کفایت اللہ مراد آبادی (م۔ ۱۲۷۳ھ) کی شرح شمائل عربی میں نہیں بلکہ اردو میں ہے[۵۱] اور سلام اللہ دہلوی (م۔ ۱۲۲۹ھ یا ۱۲۳۳ھ) کی شرح شمائل عربی میں نہیں بلکہ فارسی میں ہے[۵۲]

چودھویں صدی ہجری میں سیرت نبوی پر قابل قدر اور وقیع کام ہوا ہے، اس دور کے اہم سیرت نگار اور ان کی کاوشیں حسب ذیل ہیں۔

نواب صدیق حسن خاں قنوجی ثم بھوپالی (م۔ ۱۳۰۷ھ) کی "الکلمۃ العنبریۃ فی مدح خیر البریۃ"[۵۳]، مولانا ابوبکر بن محمد جونپوری (م۔ ۱۳۵۹ھ) کی "سیرت الرسول"[۵۴]، شیخ احمد بن صبغۃ اللہ مدراسی (م۔ ۱۳۰۷ھ) کی تاریخ احمدی"[۵۵]، مولانا عبدالرحیم دہلوی (م۔ ۱۳۰۵ھ) کی "رحمۃ الرحیم فی ذکر النبی الکریم"[۵۶]، قاضی عبید اللہ بن صبغۃ اللہ مدراسی (م۔ ۱۳۴۶ھ) کی سیرت پر ایک کتاب[۵۷]۔ مولانا حسن شاہ رامپوری (م۔ ۱۳۱۷ھ) کی ترتیب اشعار سیرۃ النبی لابن ہشام اور نامکمل قصائد کی تکمیل[۵۸]، احمد عبدالقادر کوکنی (م۔ ۱۳۲۰ھ) کا مدحیہ قصیدہ[۵۹] مولانا طلحہ بن محمد ٹونکی حسنی (م۔ ۱۳۹۰ھ) کی عہد نبوی اور عہد صحابہ کے تمدن پر ایک وقیع علمی تصنیف[۶۰]۔ محمد اسماعیل مدراسی ندوی کا مولانا شبلی نعمانی (م۔ ۱۳۳۲ھ) کی سیرت النبی کا عربی زبان میں ترجمہ[۶۱]، مولانا شبلی نعمانی (م۔ ۱۳۳۲ھ) کا "تاریخ بدء الاسلام" کے نام سے ۵۴ صفحات کا رسالہ جو مختصر انداز میں سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے، مولانا محمد ناظم ندوی کا علامہ سید سلیمان ندوی (م۔ ۱۳۷۳ھ) کے خطبات مدراس کا عربی ترجمہ

---

۵۱ نزھۃ ۳۹۹/۷ ثقافۃ/ ۹۲

۵۲ تذکرہ علماء ہند/ ۲۱۹۔ ۵۳ محمد مستقیم سلفی: جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات/ ۵۲۵، جامعۃ سلفیہ، بنارس ۱۹۹۲ء تراجم علماء حدیث کے مؤلف ابویحییٰ امام خاں نوشہروی نے نواب صاحب کی "الشمامۃ العنبریۃ فی مولد خیر البریۃ" کو بھی عربی تصنیف لکھا ہے جبکہ یہ اردو میں ہے۔

۵۴ سید عبدالحئی: نزہۃ الخواطر ۷/۸ ۵۵ مصدر سابق ۲۱/۸

۵۶ مصدر سابق ۲۵۰/۸ ۵۷ مصدر سابق ۳۰۱/۸

۵۸ ملاحظہ ہو، پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی "ہندوستان میں عربی سیرت نگاری آغاز و ارتقاء"، مضمون تحقیقات اسلامی، علی گڑھ، اکتوبر، دسمبر ۱۹۸۴ء ۳۷۹/۳ ۵۹ سید عبدالحئی: نزہۃ الخواطر ۲۳/۸ تا ۲۴ ۶۰ ایضاً ۲۰۳/۸ ۶۱ پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی، حوالہ مذکور/ ۳۷۹

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"الرسالۃ المحمدیۃ"، مولانا محمد زکریا کاندھلوی (م۔ ۱۴۰۲ھ) کی "حجۃ الوداع وعمرات النبی" جس میں سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک اہم گوشہ پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مولانا کاندھلوی کی ہی "تلخیص ما وقع بعد الہجرۃ من الاحداث الکبیرۃ" اور چند رسالے "انکحۃ صلی اللہ علیہ وسلم (صفحات ۲۳) وفاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم" (صفحات ۱۱۳) اور رسالہ "المعراج" (صفحات ۱۲) مکتبہ شیخ سہارنپور میں محفوظ ہیں[1]۔ ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی کی "مجموعۃ الوثائق السیاسیۃ للعہد النبوی والخلافۃ الراشدۃ" عہد نبوی اور عہد خلفائے راشدین کی سیاسی دستاویزات پر ایک عمدہ تحقیقی کام ہے[2]۔ اسی طرح محمد عبدالواحد غازیپوری (م۔ ۱۳۴۳ھ) کی "تحفۃ الاتقیۃ" فی فضائل سید الانبیاء اور "حاشیہ علی تحفۃ الاتقیاء"[3]۔ مولوی رضی الدین ابوالخیر محمد عبدالمجید (م۔) کی "المرتجی بالقبول خدمۃ قدم الرسول" (صفحات ۱۲۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کے بیان میں ہے۔ اس کا قلمی نسخہ رضا لائبریری، رام پور میں محفوظ ہے، جس کے آخر میں مصنف مذکور کا ایک نعتیہ رسالہ "التحفۃ المجید فی نعت الرسول الحمید" بھی منسلک ہے۔ التحفۃ المجید (صفحات ۱۰) کا ایک دوسرا نسخہ علٰحدہ سے بھی رضا لائبریری، رام پور میں محفوظ ہے جس میں حلیۂ رسولؐ بیان کیا گیا ہے اور بین السطور میں اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

محمد خیر اللہ (م۔ نامعلوم) کی "خیر الحقائق" (طبع حیدر آباد بدون تاریخ) محمد بن سعید (م۔ نامعلوم) کی "الفتوحات الاحمدیۃ" (طبع دہلی ۱۳۰۳ھ) اور "خلاصۃ سیر سید البشر" (طبع دہلی ۱۳۴۴ھ) نیز محمد ناصر کی "جرعۃ العرب فی مدح سید العرب" (طبع دہلی بدون تاریخ) آزاد لائبریری کے حبیب گنج کلکشن میں محفوظ ہیں۔ اس طرح اس لائبریری کے سبحان اللہ کلکشن میں غلام احمد مشہور کی کتاب "سید البشر" کا قلمی نسخہ (اوراق ۳۳۲) موجود ہے، جس کی کتابت محمد حفیظ نامی کاتب نے کی تھی۔ مولانا آزاد لائبریری میں ہی ایک نامعلوم مصنف کا ۲۸ ورقی رسالہ "خلاصۃ سیر النبی سید البشر" موجود ہے۔ جس کی کتابت ۱۳۰۹ھ میں محمد نور الحسن کاندھلوی نے کی تھی۔ جنوبی ہند کی مشہور شخصیت سید محمد بن احمد المعروف بہ عالم صاحب (م۔ ۱۳۱۶ھ) کی منظوم کاوش "منحۃ السرندیب فی مولد الحبیب"[4]

---

[1] محمد خالد علی: مصدر مذکور ۵/۷۰، ۳/۳۳۵ تا ۳۳۹، حجۃ الوداع وعمرات النبیؐ، لکھنؤ سے ۱۹۷۱ میں شائع ہوئی۔ (صفحات ۳۰۶) [2] مصدر سابق ۲/۲۸۵ [3] محمد خالد علی: مصدر مذکور ۳/۳۲۷ و ۳۲۸، تحفۃ الاتقیا، (صفحات ۲۵۴) مع حاشیہ دہلی سے ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۴ء میں شائع ہوئی۔ [4] یوسف کوکن: مصدر مذکور ۵۲۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور مفتی محمود بن قاضی بدر الدولہ مدراسی (م۔۱۳۴۵ھ) کا "المقامۃ البدریۃ فی میلاد خیر البریۃ" (صفحات ۲۶) قابلِ ذکر ہیں[1]۔ ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم مدرس مدرسۂ محمدیہ دہلی کا مرتب کردہ تاریخ طبری کا "خلاصۃ السیر فی احوال سید البشر" (۲۴ فصول اور ۴۵ صفحات پر مشتمل) ایک اچھی کوشش ہے۔ محمد یوسف کاندھلوی کی "حیاۃ الصحابہ" کی جلد اول (طبع حیدرآباد ۱۹۶۰ء) میں سیرت نبوی پر خاصا اہم مواد موجود ہے۔ ڈاکٹر مقتدیٰ حسن ازہری کا قاضی سلیمان منصورپوری کی "رحمۃ للعالمین" کا اسی نام سے عربی ترجمہ (۳ مجلدات، صفحات ۱۳۳۳، طبع بمبئی ۱۴۱۰ھ)، ابوالمکرم سلفی کی "تہذیب وتلخیص دلائل النبوۃ للاصبہانی"[2]، صفی الرحمٰن مبارکپوری کے سیرت کے موضوع پر دو مقالات کا مجموعہ "مقالات سیرت" جن میں اختصار کے ساتھ سیرت نبوی کے اکثر پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے[3]۔ ان کی وہ مشہور کتاب جسے رابطہ عالم اسلامی نے اول انعام کا مستحق قرار دیا تھا "الرحیق المختوم" اپنے موضوع پر ایک جامع، دقیع اور معیاری تصنیف ہے۔ اس کی افادیت کے پیش نظر اس کا اردو ترجمہ بھی منظر عام پر آچکا ہے۔ اسی صدی کی کتب سیرت میں محمد علی اکرم آروی (م۱۳۴۴ھ) کی "الخطب المصطفویۃ" (صفحات ۷۲، طبع کلکتہ ۱۳۱۲ھ)[4] نیز "اللؤلؤ والمرجان فی اسماء نبی الانس والجان"، جس کا قلمی نسخہ زاویہ مجیبیہ، پھلواری شریف میں محفوظ ہے[5]، برکت اللہ فرنگی محلی (م۔۱۳۴۳ھ) کی شرح شمائل النبی للترمذی (طبع کانپور ۱۳۴۳ھ/۱۹۲۴ء)[6]۔ اشفاق الرحمٰن کاندھلوی (م۔۱۳۷۷ھ) کی شرح شمائل النبی للترمذی[7]۔ عبدالاول صدیقی جونپوری (م۔۱۳۳۹ھ) کی "انجاح السؤل بذکر شیب الرسول" (صفحات ۱۴، طبع لکھنؤ ۱۳۱۹ھ/۱۹۰۲ء)[8]۔ عبیداللہ بن عبدالقدیر بلیاوی (م۔۱۴۰۸ھ) کی "الدلائل للسنن العادیہ"[9] اور نیاز احمد میواتی (ولادت ۱۳۲۹ھ) کی "عمدۃ اللبیب شرح شیم الحبیب لالٰہی بخش کاندھلوی" (طبع نوح ضلع گوڑگاؤں ۱۳۹۴ھ/۱۹۷۴ء) قابل ذکر ہیں[10]۔

---

[1] مصدر سابق/۵۴۶
[2] محمد مستقیم سلفی: مصدر مذکور/۵۳۷
[3] مصدر سابق/۵۳۳
[4] معجم المطبوعات ۲/۱۶۸۳
[5] محمد خالد علی: مصدر مذکور/۳/۳۳۳
[6] مصدر سابق/۲/۲۳۱
[7] مصدر سابق/۲/۲۳۳
[8] مصدر سابق/۳/۳۳۰
[9] مصدر سابق ۲/۳۴۰
[10] مصدر سابق ۳۰/۳۴۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اور آخر میں اس صدی کی عظیم علمی شخصیت حضرت علامہ ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی "السیرۃ النبویۃ" جو ہندوستانی سیرت نگاری میں منفرد و ممتاز حیثیت کی حامل ہے، اپنی علمیت وجامعیت، اسلوب بیان، اور سلاست و روانی میں بے نظیر ہے جس میں علمی پہلوؤں کو کردار سازی کے پہلوؤں سے ہم آہنگ کرنے کی بڑی خوبصورت کوشش کی گئی ہے۔ اس وقیع تصنیف کو علمی دنیا میں زبردست مقبولیت حاصل ہوئی، اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۷۷ء میں قاہرہ سے منظر عام پر آیا، اس کے بعد سے ۱۹۸۷ء تک اس کے ۶، ایڈیشن اور شائع ہوئے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس کے اُن ترجموں سے بھی ہوتا ہے جو اردو، ہندی، انگریزی، ترکی اور انڈونیشی زبانوں میں کئے گئے ہیں۔

یہ ہے ہندوستان میں عربی سیرت نگاری کا ایک مختصر جائزہ، جس سے مجموعی طور پر اس موضوع سے ہندوستانی علماء وادباء کی والہانہ وابستگی کا اندازہ ہوتا ہے اور اس وابستگی کے طفیل ہم دیکھتے ہیں کہ سیرت نبوی نیز اس کے متعدد پہلوؤں پر مستقل منثور و منظوم کاوشوں کے پہلو بہ پہلو ہندوستان کے فارسی اور اردو شعراء نے بھی حتی الوسع عربی میں مدحیہ قصائد نظم کرنے کا التزام کیا۔ چنانچہ عمومی طور پر فارسی شعراء کے دواوین کے آغاز میں چند عربی حمدیہ و نعتیہ قصائد شامل کرنا گویا اسی طرح علمی اقدار اور ادبی و تہذیبی روایات میں شمار ہوتا رہا ہے جس طرح علماء کے یہاں نثری کاوش کا آغاز حمد و صلوٰۃ سے کرنے کا التزام ملتا ہے۔

ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی کی ایک اہم کتاب

ایمان وعمل کا قرآنی تصوّر

الطاف احمد اعظمی

○ ایمان و عمل کے مروجہ تصور کی کمزوریوں کی نشان دہی کرتی ہے۔ ○ قرآن و سنت کے نقطۂ نظر کی مدلل اور دلنشیں تشریح کرتی ہے ○ ایمان و عمل کے تقاضے اور دنیا اور آخرت میں کامیابی کی راہ واضح کرتی ہے۔

آفسٹ کی طباعت۔ خوبصورت سرورق۔ صفحات ۲۸۰ قیمت ۲۵ روپئے لائبریری ایڈیشن ۳۰ روپئے

ملنے کا پتا: ادارۂ تحقیق و تصنیف اسلامی۔ پان والی کوٹھی۔ دودھپور۔ علی گڑھ ۲۰۲۰۰۲

© rasailojaraid.com